نقـــد و تبصـــره

نام کتاب : قیمتی پتھر اور آپ

نام مصنف : بیگم زبیدہ فرید الحق (مرحومہ)

نام ناشر : گردیزی پبلشرز، کراچی

سال طباعت : ۱۹۸۵

صفحات : ۱۵۲

قیمت : ۱۸ روپیہ

جیسا کہ میرزا ھمایوں بیگ صاحب نے اس کتاب کے دیباچہ میں لکھا ہے انسان نے قیمتی پتھروں کو قدیم زمانہ سے ھی زیبائش اور سماجی مرتبہ کی نمائش کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ خصوصاً خواتین کا زیورات کی طرح یہ بھی ہمیشہ نقطہ ضعف رہے ھیں ۔ بعض قدیم بادشاہ اپنی قبروں میں اپنے قیمتی پتھر بھی اپنے ساتھ ھی دفن کروا لیتے تھے جیسا کہ فراعنہ مصر کی رسم رھی ہے۔ آج دنیا کے بہت سے عجائب گھروں میں ایسے قیمتی جواھرات بڑی تعداد میں محفوظ ھیں جو بادشاھوں کے خزانوں اور ان کے تاج و تخت کی زینت کا باعث رہے ھیں ۔

ان پتھروں کی خوبصورتی اور دلکشی اپنی جگہ،ان کی اھمیت کی چند دوسری وجوہ بھی رھی ھیں۔ان میں ان کے طبی اور سحری خواص بھی شامل ھیں مثلاً یہ ایک حقیقت ہے کہ ھیرا نگل جانے سے انسان کی موت چند لمحوں ھی میں واقع ہو جاتی ہے اور ھیرے کا

کشتہ کھانے سے انسان کو غیر معمولی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ جواہرات میں مرجان، عقیق اور موتی خاص طور پر کچھ زود اثر دواؤں کا اہم جزو ہیں۔

اسی طرح جواہرات کے کچھ سحری خواص ہیں۔ ماہرین علم نجوم نے ہر شے کو سات سیاروں سے منسوب کیا ہے جن میں قیمتی پتھر بھی شامل ہیں۔ مثلاً کالا عقیق اپنی کیمیاوی ہیئت کے اعتبار سے زحل کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اسی طرح نیلم بھی زحل کا پتھر کہلاتا ہے جبکہ سفید عقیق اور موتی سیارہ قمر کی طرف منسوب ہیں۔

پتھروں کو نام اور تاریخ پیدائش سے بھی منسوب کیا گیا ہے مثلاً جس شخص کا نام حرف ,,ف،، سے شروع ہوتا ہے وہ سیارہ مشتری کے زیر اثر خیال کیا جاتا ہے اور زرد پکھراج اس کا حرفی پتھر ہوگا اسی طرح جو شخص ۲۱ اکتوبر اور ۲۱ نومبر کے درمیان پیدا ہوا ہو اس کا شمسی برج عقرب، سیارہ مریخ اور پیدائشی پتھر سرخ یاقوت ہوگا۔ نیز ان قیمتی پتھروں کے استعمال سے بعض لوگوں کی پیدائش کے سبب نحوست کو کم کیا جاتا ہے چنانچہ اس مقصد کے لئے لوگ اپنی انگوٹھی میں مختلف سعد جواہرات پہنتے ہیں۔

اسی طرح ہر سیارے کا ایک خاص دن اور ایک خاص ساعت مقرر ہے۔ زحل کا دن ہفتہ، شمس کا اتوار، قمر کا پیر، مریخ کا منگل، عطارد کا بدھ، مشتری کا جمعرات اور زہرہ کا جمعہ ہے۔ ان دنوں طلوع آفتاب کے وقت سے تقریباً ایک گھنٹہ تک اس سیارہ کی پہلی ساعت ہوتی ہے ، چنانچہ اس دن اور ساعت کو متعلقہ پتھر پہننا چاہئیے کیونکہ اس پتھر کا کسی دوسرے دن اور کسی دوسری ساعت میں وہ اثر نہیں ہوگا جو اس کے مخصوص دن اور ساعت میں ہوگا۔

قیمتی پتھروں کے مذکورہ بالا خواص اور پہلوؤں پر اردو زبان میں متعدد کتابیں موجود ہیں لیکن زیر نظر کتاب کی یہ خصوصیت ہے

که یہ اس موضوع پر جامع ترین اور مستند ترین اور مفصل ترین کتاب ہے۔ اس کتاب میں مصنفہ نے بڑی محنت سے ہر پتھر کا مفصل بیان دیا ہے۔ مختلف زبانوں میں اس کا نام اس کی تاریخ، رنگ، کیمیاوی مرکبات، ساخت ، اقسام، شناخت، عیوب، تاریخی وابستگی ، طبی خواص اور سحری خواص بڑی تفصیل سے دئیے ھیں اور یہ بھی دیا ہے کہ وہ پتھر کس کس مقام پر پائے جاتے ھیں اور ان کا مقام کیا ہے۔ نیز مشہور پتھروں کو جو دنیا کے مختلف خزانوں اور عجائب گھروں میں موجود ھیں ان کی بھی نشان دھی کی ہے۔

تاریخی وابستگی کے تحت بعض پتھروں کے خواص کو بعض مذھبی بزرگ ھستیوں کے اقوال سے ثابت کیا ہے مثلاً فیروزہ کے خواص کو حضرت امام جعفر صادقؑ ، امام موسی کاظمؑ اور امام رضاؑ اور امام علی نقیؑ کے اقوال و روایات سے ثابت کیا ہے۔

اس کتاب میں تقریباً ۴۵ قیمتی پتھروں کا مفصل ذکر ہے پہلے نوقیمتی پتھروں کا ذکر ,, درجہ اول کے جواھرات،، (نورتن) کے تحت دیا ہے اور پھر باقی ۳۶ قیمتی پتھروں کا ذکر ,, درجہ دوئم کے جواھرات،، کے تحت دیا ہے۔ آخر میں ,, انتخاب نگینہ،، کے تحت پیدائشی طالع، شمسی طالع، استخراج طالع، انسانی طالع جدول ابجد قمری، نقشہ بروج کواکب وموافق پتھر، ستاروں کے باھمی تعلقات، جدول عنصری شرف و ھبوط سیارگان، جدول مراتب کواکب، بخورات سیارگان، قمر در عقرب، قیمتی پتھر پہننے سے پہلے صدقہ اور پتھروں سے متعلق عملیات پر بحث کی ہے۔

آخر میں مصنفہ فرماتی ھیں :

,,میرا یہ آزمودہ تجربہ ہے کہ کلام اللہ کو مخصوص پتھروں پر کندہ کرنے سے اسکی تاثیر عیاں ھو جاتی ہے اور فوری اثر کرتی ہے ،، ۔

اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو مختلف اخباروں اور رسالوں نے قسط وار شائع کیا ہے اور سال میں کبھی کبھی اس کی کئی اشاعتیں ھوتی ھیں۔

یہ کتاب ان حضرات کے لئے نہایت دلچسپ اور مفید ہے جو قیمتی پتھروں کے بارے میں ضروری معلومات مہیا کرنا چاھتے ھیں یا جو ان کے خواص پر یقین رکھتے ھیں اور ان کے مختلف خواص معلوم کرنے کے خواھشمند ھیں۔

(علی رضا نقوی)

نام کتاب : کتاب شناسی
زیر ادارت : اختر راھی و عارف نوشاھی
صفحات : ۲۴۰
قیمت : ۵۰ روپیہ
ناشر : عارف نوشاھی، اسلام آباد

"کتاب شناسی" یعنی کتاب کی تالیف و کتابت و طباعت کے جملہ مراحل سے متعلق مختلف مسائل اور ان کے مختلف پہلوؤں پر بحث و تمحیث کا فن ھمارے ملک میں ابھی بالکل نیا ہے۔ کتابوں کے قلمی نسخوں اور اشاعت شدہ کتابوں کے تعارف کا کام ابھی بالکل ابتدائی مرحلہ میں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جو لوگ اس فن کے مرد میدان ھیں وہ میدان میں آئیں اور اس ملک میں اس فن کے فروغ کیلئے حتی الوسع سعی و کوشش کریں۔

زیر نظر رسالہ یا کتابی سلسلہ اس مقصد سے جاری کیا گیا ہے۔ جیسا کہ اس کی فہرست مضامین سے ظاھر ہے اس شمارہ میں اس کے مرتبین نے کوشش کی ہے کہ بعض مطبوعہ و غیر مطبوعہ کتابوں کا جائزہ پیش کیا جائے اور طباعت و اشاعت کتب سے متعلق بعض

مسائل پر گفتگو کی جائے چنانچہ جہاں اس میں شیخ محمد طاہر محدث پٹنی کی ,,تحفة الولاة،، پر ڈاکٹر محمد سلیم اختر، ,,برهان قاطع،، پر ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری ، احمد بخش یکدل لاهوری کے علمی آثار پر ڈاکٹر گوهر نوشاهی کے مضامین حافظ محمود شیرانی بحیثیت کتاب شناس کے موضوع پر ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی کا تجزیه و تاثرات ، کشف المحجوب هجویری کے مخطوطات مطبوعه نسخوں اور تراجم پر محمد حسین تسبیحی کا کتابیاتی تجزیه کتاب شناسی و نسخه شناسی علاء الدوله سمنانی پر نجیب مائل هروی کا مفید مضمون ہے وهاں اوکٹے اسلانایا کا ,,هرات کے فن تجلید پر چند آراء،، اشرف علی کا ,,دستاویزات و مخطوطات کی حفاظت،، اور ڈاکٹر احمد حسین قلعه داری کا ,,گجرات کے جلدساز،، کے موضوعات پر معلومات افزا مضامین بھی هیں نیز اختر راهی کا نئی مطبوعه کتب پر تبصره، هندوستان میں تصوف کے مخطوطات پر سیمینار کی رپورٹ اکبر حیدری کاشمیری کے قلم سے اور اداره معارف نوشاهیه کی مطبوعات کی فہرست مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان اسلام آباد کی شائع کرده فهارس کتب بھی اسی مجموعه کی زینت هیں۔

هم اس مفید سلسله کے فاضل بانیوں کو مبارکباد پیش کرتے هیں اور دعا کرتے هیں که وه کتاب شناسی کے اس فیض جاریه کو آئنده بھی تمام تر کامیابی کے ساتھ جاری رکھ سکیں۔

(ڈاکٹر سید علی رضا نقوی)